بعدالت راجہ اطہرعلی خان، ایڈیشنل ڈسٹرکٹ و سیشن جج/ جج فیملی کورٹ مظفرآباد۔

☆☆☆☆☆☆

مسل نمبر: 116

تاریخ رجوعہ: 27.03.17

تاریخ فیصلہ: 16.11.2017

سحرش زوجہ گلاب دین دختر شاہ زمان ساکنہ حال سماں بانڈی **بنام** گلاب دین ولد فیروز دین ساکنہ اچھرل ڈاکخانہ گڑھی دوپٹہ تحصیل وضلع مظفرآباد۔
تحصیل وضلع مظفرآباد۔

﴾مدعیہ﴿ ﴾مدعاعلیہ﴿

دعویٰ تنسیخ نکاح بر بنائے تشدد، مار پیٹ، گالم گلوچ، عدم ادائیگی حق مہر، عدم ادائیگی نان ونفقہ وطعنہ زنی

مسل نمبر: 339

تاریخ رجوعہ: 27.03.2017

تاریخ فیصلہ: 16.11.2017

سحرش زوجہ گلاب دین دختر شاہ زمان ساکنہ حال سماں بانڈی بنام گلاب دین ولد فیروز دین ساکنہ اچھرل ڈاکخانہ گڑھی دوپٹہ تحصیل وضلع مظفرآباد۔
تحصیل وضلع مظفرآباد۔

﴾مدعیہ﴿ ﴾مدعاعلیہم﴿

دعویٰ دلاپانے حق مہر مبلغ 1 لاکھ روپے

مسل نمبر: 340

تاریخ رجوعہ: 27.03.2017

تاریخ فیصلہ: 16.11.2017

سحرش زوجہ گلاب دین دختر شاہ زمان ساکنہ حال سماں بانڈی **بنام** گلاب دین ولد فیروز دین ساکنہ اچھرل ڈاکخانہ گڑھی دوپٹہ تحصیل وضلع مظفرآباد۔
تحصیل وضلع مظفرآباد۔

﴾مدعیہ﴿ ﴾مدعاعلیہ﴿

دعویٰ دلاپانے جہیز رقم مبلغ -/152100

مسل نمبر: 70

تاریخ رجوعہ: 27.03.17

تاریخ فیصلہ: 16.11.2017

دعویٰ اعادہ حقوق زن آشوئی معہ حکم امتناعی دوامی

بحاضری:۔ خواجہ ارشد محمود ایڈووکیٹ منجانب مدعیہ

راجہ آفتاب احمد ایڈووکیٹ منجانب مدعاعلیہ

حکم عدالت۔

مختصراً واقعات مقدمہ اسطور ہیں کہ مدعیہ کی جانب سے تین کس دعاویٰ جبکہ مدعاعلیہ کی جانب سے دعویٰ اعادحقوق زن آشوئی فورم ہذا کے روبرو رواں ہیں۔ مدعیہ نے اولاً دعویٰ تنسیخ نکاح دائر کرتے ہوئے مئوقف اختیار کیا کہ ''مدعیہ کی شادی ہمراہ مدعاعلیہ تحت شریعت اسلامی بالعوض حق مہر مبلغ ایک لاکھ روپے بمقام راولپنڈی عمل میں آئی اور مابین فریقین رسم نکاح ورخصتی محررہ 13.08.2006 کو ہوئی۔ مدعیہ راولپنڈی میں ہمراہ والدین رہائش پذیر تھی تاہم بعداز نکاح ہمراہ مدعاعلیہ گاؤں میں آکر آباد ہوئی مدعیہ کو بوقت رخصتی -/152100 روپے کا جہیز سامان دیا گیا جس میں سے کچھ راولپنڈی اور کچھ مظفرآباد سے خریدا گیا تھا۔ بعدازرخصتی جب مدعیہ ہمراہ مدعاعلیہ آباد ہوئی تو کچھ عرصہ تک مدعاعلیہ کا رویہ ہمراہ مدعیہ تقریباً ٹھیک رہا بعدازاں پہلی بچی کی پیدائش کے بعد مدعاعلیہ کا رویہ ہمراہ مدعیہ یکسر تبدیل ہوگیا اور مدعیہ کو مار پیٹ کر کے گھر سے نکالدیا اور مدعیہ تقریباً ڈیڑھ سال تک اپنے والدین کے ہمراہ راولپنڈی رہائش اختیار کیے رہی۔ فریقین کی آبادی کے دوران اس وقت تک ۴ بچے تولد ہو کر حیات ہیں اور ہمراہ مدعیہ رہائش پذیر ہیں۔ مدعاعلیہ انتہائی غیر ذمہ دار شخص ہے جس نے آج تک مدعیہ کے جائز خواہشات اور حتیٰ کہ بچوں کے اخراجات تک کا خیال نہ رکھا۔ مدعاعلیہ کا رویہ ہمراہ مدعیہ انتہائی سفاک رہا۔ مدعیہ کے کپڑے پھاڑنا تشدد کرتے ہوئے زدوکوب کرنا مدعاعلیہ کے روزمرہ کے کام ہیں۔ مدعاعلیہ مدعیہ کو ماں بہن کی گالی دیتا ہے اور ان کے لیے انتہائی نازیبا الفاظ استعمال کرتا ہے۔ جبکہ مدعیہ کو کئی بار گھر سے نکالا گیا اور ہر بار والدین مدعیہ جرگہ کر کے مدعیہ کو آباد کرواتے۔ مدعاعلیہ نے تقریباً ایک ماہ قبل مدعیہ کو مار پیٹ کر کے تشدد کا نشانہ بناتے ہوئے حتیٰ کہ بچوں کو بھی گھر سے نکال دیا تو مدعیہ نے مجبوراً سماں بانڈی کے مقام پر مکان کرائے پر حاصل کر کے بچوں کے ہمراہ رہائش اختیار کی اور مدعیہ کے کہنے پر کہ مدعاعلیہ آئے اور بچوں کو ساتھ لے جائے مدعاعلیہ کا کہنا تھا کہ تم اسی طرح سزا دوں گا۔ مدعیہ کو مدعاعلیہ کے رویہ سے شدید نفرت ہو چکی ہے۔ لہٰذا بمنظوری دعویٰ ڈگری تنسیخ نکاح بحق مدعیہ بخلاف مدعاعلیہ بدیں صراحت صادر فرمائی جائے کہ مدعیہ ڈگری تنسیخ نکاح بربنائے مار پیٹ، تشدد، گالم گلوچ، عدم ادائیگی نان ونفقہ، عدم ادائیگی حق مہر وطعنہ زنی بخلاف مدعاعلیہ صادر فرمائی جائے۔

دائری دعویٰ پر مدعاعلیہ کو تحت ضابطہ طلب کیا گیا مورخہ 27.08.2016 کو مدعاعلیہ کی جانب سے جواب دعویٰ اسطور پیش ہوا کہ ''مدعیہ کو دائری دعویٰ ہذا کا کوئی استحقاق حاصل نہ ہے بدیں وجہ دعویٰ مدعیہ قابل اخراج ہے۔ دعویٰ مدعیہ مبہم، غیر واضح اور کذب بیانی پر مشتمل ہے مدعیہ جھوٹ کا سہارا لے کر عدالت گرامی کو گمراہ کرنے کی کوشش کی ہے بدیں وجہ بھی دعویٰ مدعیہ ناقابل رفتار ہے دیگر واقعاتی ضمنات جواب دعویٰ میں دعویٰ مدعیہ کو غلط اور عدم تسلیم کرتے ہوئے دعویٰ کے اخراج کی استدعا کی گئی۔

مدعیہ ہمراہ مدعاعلیہ آباد ہوئی تو کچھ عرصہ تک مدعاعلیہ کا رویہ ہمراہ مدعیہ تقریباً ٹھیک رہا بعدازاں پہلی بچی کی پیدائش کے بعد مدعاعلیہ کا رویہ ہمراہ مدعیہ یکسر تبدیل ہوگیا اور مدعیہ کو مار پیٹ کر کے گھر سے نکال دیا اور مدعیہ تقریباً ڈیڑھ سال تک اپنے والدین کے ہمراہ راولپنڈی رہائش اختیار کیے رہی۔ فریقین کی آبادی کے دوران اس وقت تک ۴ بچے تولد ہو کر حیات ہیں اور ہمراہ مدعیہ رہائش پذیر ہیں۔ دوران آبادی جب بھی مدعیہ اپنے حق مہر یا اخراجات کا مطالبہ کرتی تو مدعاعلیہ نے مدعیہ کو شدید مار پیٹ تشدد کا نشانہ بنایا۔ تقریباً ایک ماہ قبل مدعیہ کو گھر سے مار پیٹ کر کے نکال دیا اور مدعیہ ساں بانڈی کے مقام پر کرائے پر رہائش پذیر ہے اور اندر حدود اللہ ایسے حالات میں جب مدعیہ کو مدعاعلیہ سے شدید نفرت ہو چکی ہے اکٹھے رہنا ممکن نہ ہے۔ لہٰذا استدعا ہے کہ بمنظوری دعویٰ بعداز تحقیقات ضابطہ ڈگری دلا پانے حق مہر مبلغ ایک لاکھ روپے بحق مدعیہ بخلاف مدعاعلیہ صادر فرمائی جائے۔

دعویٰ کے جواب میں مدعاعلیہ کی جانب سے جواب دعویٰ اسطور پیش ہوا کہ ''مدعیہ کو دائری دعویٰ کا کوئی استحقاق حاصل نہ ہے بدیں وجہ دعویٰ مدعیہ قابل اخراج ہے۔ مدعیہ کا جملہ مہر ادا شدہ ہے جس باعث دعویٰ مدعیہ بشکل موجودہ قابل رفتار نہ ہے۔ مدعیہ صاف ہاتھوں سے عدالت میں نہ آئی ہے دیگر واقعاتی ضمنات کو جواب دعویٰ میں عدم تسلیم کرتے ہوئے دعویٰ کے اخراج کی استدعا کی گئی۔

مدعیہ نے دعویٰ دلا پانے سامان جہیز دائر کرتے ہوئے مئوقف اختیار کیا کہ ''مدعیہ کو رخصتی سے قبل مرخہ 03.08.2016 کو جہیز مختلف اقسام از قسم برتن ضروری اشیاء، فرنیچر معہ ضروری اشیاء دی۔ برتن وغیرہ راولپنڈی سے لاکر دیئے جبکہ فرنیچر یہاں مظفرآباد سے ہی لے کر دیئے جہیز معہ اصل فہرست حوالہ مدعاعلیہ قبل از رخصتی کر دیا گیا تھا۔ مدعاعلیہ نے شدید مار پیٹ کر کے مدعیہ کو گھر سے نکال دیا۔ لہٰذا استدعا ہے کہ بمنظوری دعویٰ بعداز تحقیقات ضابطہ ڈگری دلا پانے سامان جہیز مبلغ 152100/- روپے بحق مدعیہ بخلاف مدعاعلیہ بدیں صراحت صادر فرمائی جائے کہ مدعیہ ڈگری دلا پانے سامان جہیز مبلغ 152100/- روپے ازاں مدعاعلیہ لینے کی حقدار ہے۔

مدعاعلیہ کی جانب سے جواب دعویٰ اسطور پیش ہوا کہ ''مدعیہ کو دائری دعویٰ کا استحقاق حاصل نہ ہے بدیں وجہ دعویٰ مدعیہ قابل اخراج ہے دیگر معروضات جواب دعویٰ میں دعویٰ مدعیہ کو ضمنوار غلط اور عدم تسلیم کرتے ہوئے دعویٰ کے اخراج کی استدعا کی گئی۔

جبکہ مدعاعلیہ بالمقابل مدعی نے آبادی کا دعویٰ دائر کرتے ہوئے مئوقف اختیار کیا کہ ''مدعی کا نکاح ہمراہ مدعاعلیہا نمبرا تحت شریعت اسلامی بالعوض حق مہر مبلغ ایک لاکھ روپے بمقام راولپنڈی مورخہ 13.08.2006 کو عمل میں آیا اور تقریباً 6 ماہ بعد مدعاعلیہا نمبرا کی رخصتی ہمراہ مدعی عمل میں لائی گئی۔ بعداز رخصتی مدعاعلیہا نمبرا بخانہ مدعی آباد ہوئی اور باقاعدہ حقوق زوجیت بھی ادا کرتی رہی۔ دوران آبادی مدعی کے نطفہ اور مدعاعلیہا کے بطن سے دو بیٹیاں اور دو بیٹے پیدا ہوئے جو بقید حیات ہیں۔ ازاں بعد کچھ عرصہ مظفرآباد رہائش پذیر ہونے کہ بعد مدعاعلیہا نمبرا نے مدعی سے کہا کہ اگر وہ گاؤں میں اپنا ذاتی الگ سے مکان تعمیر کرے تو مدعاعلیہا نمبرا گاؤں میں رہائش اختیار کر سکتی ہے جس پر مدعی نے گاؤں میں اپنا مکان تعمیر کیا اور مدعاعلیہا نمبرا واپس گاؤں چلی گئی مگر چند ماہ بعد ہی مدعاعلیہا نمبرا سے مدعی سے کہا کہ وہ مزید گاؤں میں نہ رہ سکتی ہے اور واپس مظفرآباد یا راولپنڈی

کرتے ہوئے مدعاعلیہا نمبرا کو خوش رکھنے کی ہر ممکن کوشش کی ہے مگر مدعاعلیہا نمبرا کا آوارہ اوراوباش قسم کی عورتوں کے ساتھ میل جول اور اٹھنا بیٹھنا رہا ہے۔ مدعی مدعاعلیہا نمبرا سے بے انتہائی محبت کرتا ہے جس باعث مدعی نے ہمیشہ مدعاعلیہا نمبرا کی ہر خواہش کو پورا کیا۔لہذا استدعا ہے کہ ڈگری اعادہ حقوق زن آشوئی بحق مدعی بخلاف مدعاعلیہم اسطور صادر فرمائی جائے کہ مدعاعلیہا نمبرا مدعی کی زوجہ منکوحہ ومدخولہ ہے اور بخانہ مدعی آباد ہو کر تحت قانون وشریعت حقوق زوجیت ادا کرے۔ مدعاعلیہم نمبر۲ تا ۵ کو بذریعہ حکم امتناعی دوامی امتناع فرمایا جائے کہ وہ فریقین کی آبادی میں مخل ہونے سے باز وممنوع رہیں۔

مدعیہ/مدعاعلیہم بالمقابل نے دعویٰ ہذا پر جواب دعویٰ پیش کرتے ہوئے مئوقف اختیار کیا کہ ’’مدعی نے مدعاعلیہ نمبرا کو از خود گھر سے مار پیٹ کر کے نکالا ہے۔اور خود کبھی آباد نہ کرنے کا کہا ایسی صورت میں مدعی نے عدالت کو Mislead کرنے کے لیے دعویٰ ہذا دائر کیا ہے دیگر معروضات جواب دعوی میں دعویٰ مدعی کو غلط اور عدم تسلیم کرتے ہوئے دعویٰ کے اخراج کی استدعا کی گئی۔

ہر چار کس دعاویٰ پر جواب دعویٰ پیش ہونے کے بعد مسل ہذا فریقین کی Pleadings کی روشنی میں چاروں دعاوی میں بذیل یکجا تنقیحات اخذ ہوئیں:

تنقیحات:

۱۔ کیا مدعیہ ڈگری تنسیخ نکاح کی حقدار ہے؟ (بذمہ مدعیہ تردید مدعاعلیہ)

۲۔ کیا مدعیہ ڈگری حق مہر مبلغ -/1,00000 روپے دلا پانے کی حقدار ہے؟ (بذمہ مدعیہ تردید مدعاعلیہ)

۳۔ کیا مدعیہ ڈگری دلا پانے سامان جہیز مبلغ -/152100 ازاں مدعاعلیہ حاصل کرنے کی حقدار ہے۔؟

(بذمہ مدعیہ تردید مدعاعلیہ)

۴۔ بصورت عدم اثبات تنقیحات نمبر 1,2 کیا مدعی بالمقابل ڈگری اعادہ حقوق زن آشوئی دلا پانے کا حقدار ہے؟

بذمہ مدعی بالمقابل تردید مدعاعلیہ

دادرسی۔

مدعیہ نے فورم ہذا کے روبرو درخواست تنسیخ نکاح بر بنائے خلع بھی پیش کر رکھی ہوئی ہے اور مدعیہ کا مئوقف ہے کہ ’’مدعیہ اپنا حق مہر اور اس کے ساتھ سامان جہیز مبلغ -/1,152100 روپے بھی مدعاعلیہ کو چھوڑنا چاہتی ہے اور مدعیہ کسی صورت میں بھی حدوداللہ قائم نہ رکھ سکتی ہے اور خلع پر طلاق کی متدعی ہے۔‘‘ جس کے تناظر میں اضافی تنقیح بھی اخذ کی گئی۔

۲۔ بصورت عدم اثبات تنقیح نمبر 1 کیا مدعیہ ڈگری تنسیخ نکاح بر بنائے خلع حاصل کرنے کی حقدار ہے؟

(بذمہ مدعیہ)

تنقیحات اخذ ہونے کے بعد مسل ہذا میں شہادت فریقین قلمبند کی گئی۔ مدعیہ کی جانب سے زبانی شہادت میں گواہان راجہ محمد اعظم خان، شاہ زمان، اور مدعیہ خود کا بیان قلمبند کیا گیا۔ جبکہ مدعیہ نے دستاویزی ثبوت میں نکاح نامہ کی عکسی

مئوقف مدعیہ کی تردید نہ ہونا پائی جاتی ہے۔لہٰذا مدعیہ کے حق میں مطلوبہ ڈگری صادر فرمائی جائے۔

جبکہ تردید میں کونسل مدعاعلیہ کا موقف تھا کہ دعاوی مدعی کسی طور ثابت نہ ہیں۔ مدعاعلیہ مدعیہ کو آباد کرنا چاہتا ہے اوراس کے لیگل ضروریات کو پورا کرے گا۔لہٰذا استدعا ہے کہ دعاویٰ مدعیہ خارج فرمائے جاکر مدعی کے حق میں آبادی کی ڈگری صادر فرمائی جائے۔

ہم نے کونسل فریقین کی بحث سماعت کی اور ریکارڈ مشمولہ مسل وشہادت فریقین کا جائزہ بھی لیا۔ ہر چار کس دعاویٰ میں اخذ شدہ تنقیحات کی روشنی میں بذیل تنقیحوار قرارداد صادر کی جارہی ہے۔ تنازعہ کی نوعیت کے اعتبار سے تنقیحات ۲،۳ کو اولاً یکسو کیا جانا موزوں ہوگا لہٰذا اولاً تنقیحات ۲ تا ۴ پر قرارداد صادر کی جاتی ہے۔

تنقیح نمبر 2

تنقیح ہذا اسطور ہے کہ ڈگری دلا پانے حق مہر مبلغ 1 لاکھ روپے کی حقدار ہے؟ تنقیح ہذا کا بار ثبوت بذمہ مدعیہ جبکہ تردید بذمہ مدعاعلیہ ہے۔ مدعیہ کا مئوقف ہے کہ بوقت نکاح مدعیہ کا حق مہر مبلغ ایک لاکھ روپے مقرر ہوا اور حق مہر میں سے مبلغ 50 ہزار روپے کے بوقت نکاح زیورات دیئے گئے اور بقیہ 50 ہزار واجب الادا بذمہ مدعاعلیہ ہے جبکہ دیا گیا حق مہر مبلغ 50 ہزار روپے بھی ازاں بعد مدعاعلیہ نے چھین لیا۔ مدعیہ مدعیہ کی نسبت گواہان مدعیہ کا تجزیہ کیا گیا۔ گواہ مدعیہ شاہزمان ولد سائیں محمد کا دوران شہادت اظہار ہے کہ ''**حق مہر 1 لاکھ ررو پے مقرر ہوا۔ حق مہر میں 50 ہزار روپے زیور کی شکل میں ادا ہوا جو مدعاعلیہ فروخت کر کے کھا گیا بقیہ 50 ہزار روپے بقایا ہے۔ گواہ مذکور کا مزید اظہار ہے کہ میاں بیوی دونوں نے مل کر کھایا۔**'' اس طرح گواہ مدعیہ راجہ محمد اعظم کا دوران شہادت ابتدائی میں مہر کی نسبت ایک لفظ تک بیان نہ کیا ہے۔ جبکہ جرح کے دوران گواہ مذکور کا اظہار ہے کہ ''**یہ درست ہے کہ حق مہر 50 ہزار روپے بصورت زیورات وصول کر لیے تھے۔ جبکہ مدعیہ نے دوران شہادت حق مہر کی تقرری اور نصف حق مہر کی ادائیگی بصورت زیورات مالیتی 50 ہزار روپے اور 50 ہزار روپے بقایا ہونے کی نسبت اظہار**** کرر کھا ہے۔ اس طرح مئوقف مدعیہ کے تناظر میں ہم نے نکاح نامہ کی عکسی کاپی شامل دعویٰ مدعیہ کا جائزہ لیا۔ نکاح نامہ کے خانہ مہر میں 50 ہزار روپے معجّل اور 50 ہزار روپے غیر معجّل کے طور پر درج ہے اس طرح مدعیہ کا حق مہر بمطابق دستاویز نکاح نامہ 50 ہزار روپے غیر معجّل ہے۔ اگرچہ عکسی کاپی کی قانونی حیثیت نہ ہے تاہم عکسی کاپی کے مندرجات کو مئوقف مدعیہ وشہادت کے ملا کر تجزیہ کیا جائے تو یہ واضح ہے کہ مدعیہ کو مہر 50 ہزار روپے ادا کر دیا گیا تھا اور 50 ہزار روپے بقایا تھا۔ ویسے بھی مدعیہ کا دیگر مئوقف کہ ازاں بعد حق مہر میں دیئے گئے زیورات مدعاعلیہ نے چھین کر فروخت کر دیئے کسی طور شہادت مدعیہ سے ثابت نہ ہے۔ قانون کا مسلمہ اصول ہے کہ Dower once paid always paid۔ اس طرح عدالت ہذا کی راہنمائی بذیل قانونی حوالہ سے بھی ہوتی ہے

snatched by the husband ----If assumed that ornaments were snatched by the husband ---- held: then too, the plaintiff cannot demand the same as dower, some other remedy may be available to the party.

جہاں تک تردید میں پیش کیے گئے گواہان مدعا علیہ کا تعلق ہے تو مذکوران گواہان مجلس نکاح کے گواہان نہ ہیں۔ بدیں وجہ گواہان کے بیانات نسبت مہر اہمیت کے حامل نہ ہیں۔لہٰذا شہادت مدعیہ سے حق مہر مبلغ 50 ہزار روپے ادا شدہ ثابت ہے اور بقیہ حق مہر 50 ہزار روپے غیر معجّل کے طور پر درج نکاح نامہ ہے۔ تنقیح ہذا پر تا بحد بقیہ مہر 50 ہزار روپے بحق مدعیہ بخلاف مدعا علیہ صادر کی جاتی ہے۔

تنقیح نمبر 3:۔

تنقیح ہذا اسطور ہے کہ کیا مدعیہ ڈگری دلا پانے سامان جہیز مبلغ -/152100 ازاں مدعا علیہ حاصل کرنے کی حقدار ہے۔؟ تنقیح ہذا کا بار ثبوت بذمہ مدعیہ جبکہ تردید بذمہ مدعا علیہ ہے۔ تنقیح ہذا کے تناظر میں شہادت مدعیہ کا جائزہ لیا گیا۔ گواہ مدعیہ شاہ زمان ولد سائیں جو کہ والد مدعیہ بھی ہے نے اپنے بیان کے حصہ جرح میں بیان کیا کہ ”یہ بات درست ہے کہ جس قدر سامان جہیز مظہر کی بیٹی لے کر گئی تھی دوران آبادی مدعیہ کے ذاتی استعمال میں رہا۔ یہ بات بھی درست ہے کہ مدعیہ اپنی آبادی کے دوران مختلف جگھوں پر آباد رہی راولپنڈی، چھتر مظفر آباد، طارق آباد، شوائی نالہ، خاوند کے ہمراہ اچھڑل کمہار بانڈی اور سماں بانڈی بھی آباد رہی۔ یہ بات بھی درست ہے کہ مدعیہ جہاں بھی گئی سامان جہیز ساتھ لے کر جاتی رہی۔ گواہ مدعیہ مزید اظہار کرتا ہے کہ ”یہ بات درست ہے کہ جب سامان ایک جگہ سے دوسری جگہ شفٹ کیا جاتا ہے تو اس میں ٹوٹ پھوٹ ہو جاتی ہے۔“ اس طرح شہادت سے مؤقف مدعیہ نسبت سامان جہیز کسی طور ثابت نہ ہے۔ مدعیہ کے کلھم سامان جہیز واپس دلا پائے جانے کا مؤقف شہادت فریقین سے واضح نہ ہے اور سامان جہیز مدعیہ ہمراہ لے گئی اور کس قدر سامان جہیز مدعا علیہ کے پاس اور کس مالیت کا موجود ہے اور سامان جہیز کے کونسے آئٹمز مدعیہ ہمراہ لے گئی شہادت مدعیہ سے کسی طور واضح نہ ہے۔ تاہم یہاں مؤقف مدعیہ کو معاشرتی رسوم و رواج کے تسلسل اور والد مدعیہ کے بیان کے تناظر میں جانچا جائے تو یہ عیاں ہے جس قدر سامان جہیز دوران شفٹنگ منتقل ہوتا رہا اور جو دوران استعمال ضائع ہوا کے علاوہ بقیہ سامان جہیز بذمہ مدعا علیہ بقایا ہے۔ مدعا علیہ نے تردید میں گواہان کے بیانات قلمبند کروائے ہیں۔ تاہم بیانات سے کسی طور ثابت نہ ہے کہ کل سامان جہیز مدعیہ نے کب اٹھایا اور کتنا سامان جہیز کس حد تک ضائع ہوا۔لہٰذا عدالت ہذا کو مدعا علیہ کے مؤقف سے کلی طور پر اتفاق نہ ہے۔ دوران آبادی و دوران منتقلی سامان جہیز ٹوٹ پھوٹ کا شکار رہا اور ضائع ہوتا رہا ہو گا یہ قدرتی بات ہے۔ تاہم بقیہ بچ جانے والا سامان جہیز تو لازمی طور پر مدعا علیہ کے زیر قبضہ وتصرف ہو گا کیونکہ جہاں بیوی کی ناچاکی ہونے پر یہ ممکن نہ ہے کہ بیوی فوری طور پر سامان جہیز اٹھا کر لے جائے۔ اگر ایسا ہوا ہوتا تو مدعا علیہ کو ان افراد کو بطور گواہ طلب کروانا چاہیے تھا۔ جس کی موجودگی یا جن کے سامنے مدعیہ سامان جہیز اٹھا کر لے گئی۔ تاہم

خلع واپس کرنے کا پابند نہ ہے۔

تنقیح نمبر4:۔

تنقیح ہذا اسطور ہے کہ کیا مدعی بالمقابل ڈگری اعادہ حقوق زن آشوئی معہ حکم امتناعی دوامی دلا پانے کا حقدار ہے؟ تنقیح ہذا کا بارثبوت بذمہ مدعی بالمقابل تھا۔ چونکہ مدعیہ کے حق میں ڈگری تنسیخ نکاح بر بنائے خلع صادر کی گئی ہے۔ بدیں وجہ دعویٰ اعادہ حقوق زن آشوئی بے وزن ہو کر رہ گیا ہے۔لہٰذا تنقیح ہذا کا فیصلہ اسی طور صادر کیا جاتا ہے۔

تنقیح نمبرا۔

تنقیح ہذا اسطور ہے کہ مدعیہ ڈگری تنسیخ نکاح بر بنائے تشدد، مار پیٹ، گالم گلوچ، عدم ادائیگی حق مہر، عدم ادائیگی نان ونفقہ وطعنہ زنی دلا پانے کی حقدار ہے۔ تنقیح ہذا کا بارثبوت بذمہ مدعیہ جبکہ تردید بذمہ مدعا علیہ ہے۔ تنقیح ہذا کے تناظر میں ہم نے پیش آمدہ شہادت فریقین کا تجزیہ کیا۔ مدعیہ نے زبانی شہادت میں گواہان محمد اعظم خان، شاہ زمان، کے علاوہ اپنا بیان قلمبند کروایا۔ مئوقف مدعیہ کے تناظر میں ہم نے شہادت مدعیہ کا بغور ملاحظہ کیا۔ گواہ مدعیہ اعظم خان ولد بگا خان کا دوران بیان ابتدائی اظہار ہے کہ ''فریقین کے درمیان تعلقات زائداز عرصہ ایک اچھے رہے۔ جبکہ دوران جرح گواہ مذکور بیان کرتا ہے کہ'' مظہر نکاح کا گواہ نہ ہے۔ یہ درست ہے کہ مظہر نے جرگہ داری میں مدعا علیہ پر بات ثابت ہونے کی نسبت کوئی ثبوت پیش نہ کیا ہے۔'' اسی طرح دیگر گواہ شاہزمان ولد سائیں نے دوران شہادت جرح کے عمل کے دوران یہ بیان کیا کہ مدعیہ کے بہنوئی نے فون کر کے بتایا کہ مدعیہ کو مدعا علیہ مار پیٹ کرتا ہے۔اس طرح گواہ مذکور کی شہادت سنی سنائی ہے اور شہادت پیش آمدہ مدعیہ سے تشدد، مار پیٹ اور گالم گلوچ کا عنصر کسی طور ثابت نہ ہے۔

جہاں تک مئوقف مدعیہ عدم ادائیگی حق مہر و نان نفقہ کا تعلق ہے تو نکاح نامہ و شہادت مدعیہ کا بغور جائزہ لیا گیا۔ مدعیہ نے نکاح نامہ کی عکسی کاپی شامل کر رکھی ہوئی ہے۔ بمطابق پرت نکاح مدعیہ کا حق مہر بوقت نکاح مبلغ 1 لاکھ روپے مقرر ہوا جس میں سے 50 ہزار روپے مدعیہ کو بوقت نکاح ادا کر دیا گیا جبکہ 50 ہزار رپے غیر معجّل کے طور پر درنکاح نامہ درج ہے۔ اسی تناظر میں شہادت مدعیہ کا تجزیہ کیا گیا۔ گواہ مدعیہ شاہزمان ولد سائیں کا دوران شہادت اظہار ہے کہ ''یہ بات درست ہے کہ مہر بشکل زیورات طلائی 50 ہزار روپے ادا ہو گیا تھا۔ جبکہ تردید میں مدعا علیہ نے اپنے بیان میں اظہار کر رکھا ہے کہ بوقت نکاح 50 ہزار روپے کا زیوات بطور مہر ادا ہوا ہے۔ اس طرح مدعیہ کا حق مہر مبلغ 50 ہزار بقایا بذمہ مدعا علیہ ہے۔ اس طرح مدعیہ کا حق مہر مبلغ 50 ہزار روپے بقیہ بذمہ مدعا علیہ ہے۔ جہاں تک عدم ادائیگی نان ونفقہ کے Grounds کا تعلق ہے تو مدعیہ نے اس نسبت دعویٰ ہی دائر نہ کیا ہے۔ لہٰذا عدم ادائیگی نان ونفقہ کی نسبت لیا گیا مئوقف بے معنی ہو کر رہ جاتا ہے۔ جہاں تک عدم ادائیگی حق مہر کے Grounds کا تعلق ہے تو متعلقہ تنقیح میں بحق مدعیہ تا بحد 50 ہزار روپے قرارداد صادر کی گئی ہے اور مدعا علیہ کو ادائیگی کا پابند کیا گیا جو اجراء کے عمل کے ذریعہ مدعیہ کو دلایا جا سکتا تھا تاہم تنسیخ بر بنائے خلع کے حوالے سے یہ G r o u n d بے معنی ہو کر رہ جاتا ہے۔ نیز مدعیہ نے خلع کے تحت بقایا سامان جہیز و مہر سے دستبرداری ہونے کی صورت میں درخواست میں مئوقف لے رکھا ہے کہ مدعیہ کسی صورت ہمراہ مدعا علیہ آباد نہ ہونا

واضح رہے کہ مدعاعلیہ کا دوسری شادی (دوران دعویٰ) کر لینا بھی تسلیم شدہ ہے۔ اگر چہ کہ دوسری شادی تنسیخ نکاح رخلع کے لیے Ground نہ ہوسکتی ہے۔ تاہم دیگر وجوہات کے علاوہ (نفرت) کے حوالہ سے ایک Factor یہ ہے کہ مدعیہ کسی صورت اب ہمراہ مدعاعلیہ آبادی کو تیار نہ ہے شہادت و گواہان کے بیانات سے مدعیہ تنقیح نمبر 4 میں لیے گئے مئوقف مدعیہ کو ثابت کرنے میں ناکام رہی ہے۔ لہٰذا تنقیح ہذا کا بخلاف مدعیہ قرارداد صادر کی جاتی ہے۔

مئوقف مدعیہ کی تناظر میں اضافی تنقیح بھی اخذ کی گئی۔

اضافی تنقیح:۔

تنقیح ہذا اسطور ہے کہ کیا مدعیہ ڈگری تنسیخ نکاح بر بنائے خلع کی حقدارہ ہے؟ تنقیح ہذا کا بار ثبوت بذمہ مدعیہ جبکہ تردید بذمہ مدعاعلیہ ہے۔ دوران سماعت مدعیہ نے درخواست تنسیخ نکاح بر بنائے خلع پیش کرتے ہوئے مئوقف لیا کہ "مدعیہ اپنا حق مہر اور اس کے ساتھ سامان جہیز مبلغ -/1,152100 روپے بھی مدعاعلیہ کو چھوڑنا چاہتی ہے اور مدعیہ کسی صورت میں بھی حدوداللہ قائم نہ رکھ سکتی ہے اور خلع پر طلاق کی متدعی ہے۔" اس طرح واضح ہوا کہ فریقین کے مابین اندر حدوداللہ آبادی ممکن نہ ہے۔ سامان جہیز اور مہر بذمہ مدعاعلیہ بقایا (واجب الادا) ہے جبکہ مدعاعلیہ نے اس سے انکار کر رکھا ہے۔ جس پر مفصل قرارداد بالا تنقیحات میں صادر کی گئی ہے۔ اس طرح 50 ہزار مہر اور سامان جہیز (بقیہ) بذمہ مدعاعلیہ ثابت ہے۔ مدعیہ نے درخواست بمراد تنسیخ نکاح بر بنائے خلق پیش کرتے ہوئے استدعا کر رکھی ہے کہ اندر حدوداللہ Re-union ممکن نہ ہے۔ اگر مابین زوجین Matrimonial dispute اس قدر بڑھ جائیں یا حاوی ہو جائیں کہ فریقین کا اندر حدوداللہ عدالت کی دانست میں آبادی ممکن نہ ہو تو ایسی صورت میں زوجہ کچھ دے کر بدل خلع کی بنیاد پر ڈگری کی حقدار قرار پاتی ہے۔ ہماری راہنمائی بذیل قانونی حوالہ جات سے ہوتی ہے۔

<u>1998 CLC 1929</u>

---- Meaning ---Khula' is a release from matrimonial bond which right according to dictate of Holy Quran, can be exercised if circumstance indicate that it was impossible for the parties to live within limits prescribed by God and their reunion would give birth to hatefull union ---Courts are bound to grant right of Khula' to a woman even if she expressly claims or omits to claim dissolution on ground of Khula' in her pleadings and even if other grounds for seeking dissolution of marriage cannot be proved.

the wife has reached at appoint of no return and has developed disliking and even hatred from her husband and the Court is of the opinion that the parties cannot observe the limits ordained by God--- The only condition is that wife has to pay to the husband full or part of the consideration she has received from the husband at the time of contract of marriage as the Court may determine.

اب دیکھنا یہ ہے کہ خلع کی صورت میں بدل خلع کیا ہو؟ تنقیحات نمبر۲،۳ پر صادر کردہ قرارداد ہا سے واضح ہے کہ مہر میں 50 ہزار روپے بذمہ مدعاعلیہ واجب الادا ہے جبکہ جملہ سامان جہیز مالیتی -/152100 روپے آئٹمز وائز موجود اور اصل حالت میں دستیاب ہونا بیان والد مدعیہ سے ثابت نہ ہے۔ تاہم معاشرتی رسوم ورواج اور بیان مدعیہ کی روشنی میں بھی قیاس کیا جاسکتا ہے کہ سارا سامان جہیز مدعیہ ہمراہ لے گئی تھی یا ضائع ہو گیا تھا۔ جس قدر بھی سامان جہیز موجود ہے وہ بذمہ مدعاعلیہ ہی تصور ہوگا اور سمجھا جائے گا کہ مدعاعلیہ کے گھر موجود ہے اسے اداشدہ مہر سے منسلک کرتے ہوئے مدعیہ کو اداشدہ مہر کی واپس ادائیگی سے آزاد کیا جاتا ہے۔ جبکہ بقیہ 50 ہزار روپے بذمہ مدعاعلیہ بھی مدعاعلیہ مدعیہ کو ادا کرن کا پابند نہ ہوگا اور مدعیہ بھی Claim کرنے کی مجاز ہوگی۔ اس طرح بدل خلع مدعیہ کسی قسم کی رقم کی واپس ادائیگی کی پابند نہ ہوگی۔ لہٰذا تنقیح ہذا کا فیصلہ اسی طور صادر کیا جاتا ہے۔

دادرسی:۔

ڈگری دلا پانے حق مہر تابحد 50 ہزار روپے بحق مدعیہ صادر کی جاتی ہے۔ جبکہ اداشدہ مہر حد تک دعویٰ خارج کیا جاتا ہے۔ تاہم بذمہ مدعاعلیہ بقایا مہر 50 ہزار روپے بدل خلع میں مجرا ہوگا اس طرح مدعاعلیہ ادائیگی کا پابند نہ ہے۔

ڈگری تنسیخ نکاح بر بنائے خلع بحق مدعیہ بخلاف مدعاعلیہ صادر کی جاتی ہے۔ بدل خلع مدعیہ بقیہ حق مہر مبلغ 50 ہزار روپے مدعیہ claim کرنے کی حقدارہ نہ ہوگی۔ جبکہ اداشدہ حق مہر 50 ہزار روپے، جو تحت شریعت واپس کرنا ہوتا ہے، کے عوض رقم سامان جہیز (بذمہ مدعاعلیہ) مجرا ہوگا مجرائیگی کی وجہ سے مدعیہ (اداشدہ) مہر کی واپسی کی پابند نہ ہوگی۔

دعویٰ سامان جہیز کی حد تک جزوی طور بحق مدعیہ ڈگری صادر کی جاتی ہے جو بدل خلع میں مجرا ہوگا۔

دعویٰ اعادہ حقوق زن آشوئی بصورت ڈگری تنسیخ نکاح بر بنائے خلع خارج کیا جاتا ہے۔

تحت ضابطہ پرچہ ہاڈگری تیار کیا جا کر مسل ہذا بعد از تکمیل ضابطہ داخل دفتر ہو حکم سنایا گیا۔